السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مانچسٹر سے محمد اسحاق صاحب لکھتے ہیں

صبح کی نماز گھر پر اول وقت میں پڑھنا بہتر ہے یا آخری وقت میں مسجد میں،جماعت کے ساتھ پڑھنا بہتر ہے آج کل مانچسٹر میں صبح کی نماز کا اول وقت ۲۰۔۶ ہے (۱)

اول وقت نماز سے کتنی دیر پہلے تہجد کی نماز ختم کردینی چاہیئے۔ (۲)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبادات میں سب سے افضل عمل اول وقت نماز پڑھنے کا عمل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اعمال میں افضل عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''الصلوٰة علی وقتہا'' (فتح الباري ج ۲ کتاب مواقیت الصلاة باب فضل الصلاة لوقتها ص ۱۹۰ رقم الحدیث ۵۲۷' ۲۷۸۲۔ ۵۹۷۔ ۵۳۴)

''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔''

اس لئے اگر کسی مسجد میں نماز جان بوجھ کر اول وقت سے دیر کرکے پڑھی جاتی ہے تو پھر آپ اکیلے اول وقت میں پڑھ سکتے ہیں یہی بہتر ہے۔

اس سلسلے میں ایک اور حدیث میں ہے:

''حضرت ابوذرؓ سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا طرز عمل اس وقت کیا ہوگا جب حکام نمازیں چھوڑیں دیں گے یا وقت سے دیر کرکے پڑھیں گے؟ تو حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ ایسے حالات میں آپ کا کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا تم اپنی نماز وقت پر پڑھنا اور اگر پھر ان کے ساتھ مل جائے تو بھی پڑھ لینا تمہارے نفل ہوجائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب تو مسجد میں ہو اور نماز کھڑی ہوگئی تو پھر ان کے ساتھ پڑھ لینا۔'' (مسلم۔ نسائی)

اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نماز اول وقت میں پڑھنی چاہیئے۔ ہاں اگر مسجد میں آکر دیر سے نماز پڑھنے والے امام کے ساتھ نماز باجماعت مل جائے تو پھر اس کے ساتھ بھی پڑھ لینی چاہیئے اس طرح نفل کا ثواب مل جائے گا یعنی اصل نماز فرض وہی ہوگی جو اول وقت میں پڑھی ہے لیکن مسجد میں پڑھنے سے مسجد کا اور جماعت کا ثواب الگ سے ملے گا اور اگر ایک آدمی جماعت کے انتظار سے پہلے جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس وقت نہیں تو اسے اس اول وقت میں پڑھ لینی چاہیئے اور جماعت کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لئے یہی افضل ہے۔

جب صبح صادق طلوع ہوجائے تو نماز تہجد ختم کردینی چاہیئے۔ یہاں عام طور پر جب نماز کا وقت شروع ہوتا ہے تو وہی تو اول وقت ہوتا ہے اس سے پہلے نماز تہجد ختم کردینی چاہیئے لیکن طلوع فجر تک نماز تہجد جاری رکھ سکتا ہے۔ (۲)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص170

محدث فتویٰ